تقریر بابت سیرت رسولؐ
وقت 5-7 منٹ

✿✿✿ تقریر ✿✿✿

بُعِثْتُ اِلَی النَّاسِ کَآفَّۃً (حضرت محمدؐ)

مجھے تمام لوگوں کی طرف مبعوث کیا گیا ہے
(تقریر نمبر4)

اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے:

قُلْ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ جَمِیْعًا (الاعراف:159)

تُو کہہ دے کہ اے انسانو! یقیناً میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں۔

تِری ایک ایک اَدا صَلِّ علیٰ، صَلِّ علیٰ
تیری ہر آن پہ سو جان سے جاؤں واری
حُسنِ یوسُفؑ دمِ عیسیٰؑ ید بیضا داری
وانچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

معزز سامعین! آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے متعلق فرمایا ہے کہ مجھے ایسی فضیلتیں دی گئیں ہیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں دی گئیں جو یہ ہیں:

اوّل: نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيْرَةَ شَهْرٍ کہ مجھے ایک مہینے کی مسافت کے برابر رُعب سے میری مدد کی گئی ہے۔

دوم: جُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّ طَهُوْرًا فَاَيْنَمَا اَدْرَكَ الرَّجُلَ مِنْ اُمَّتِی الصَّلٰوۃُ يُصَلِّیْ کہ ساری زمین میرے لئے مسجد اور طہارت کا ذریعہ بنادی گئی ہے۔ جہاں بھی میری امت کے کسی آدمی پر نماز کا وقت آئے وہ وہاں نماز پڑھ سکتا ہے جبکہ دوسرے مذاہب والوں کو عبادت کرنے کے لئے عبادت خانے میں جانا پڑتا ہے۔

سوم: اُعْطِيْتُ الشَّفَاعَةَ وَلَمْ يُعْطَ نَبِیٌّ قَبْلِیْ کہ مجھے شفاعت کا شرف حاصل ہوا ہے جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو حاصل نہیں ہوا۔

چہارم: بُعِثْتُ اِلَی النَّاسِ كَآفَّةً وَكَانَ النَّبِیُّ يُبْعَثُ اِلٰی قَوْمِهٖ خَاصَّةً کہ مجھے تمام لوگوں کی طرف مبعوث کیا گیا ہے حالانکہ مجھ سے پہلے خاص قوم کے لئے نبی مبعوث ہوتا رہا۔

(سنن نسائی کتاب الغسل و التیمم از حدیقۃ الصالحین حدیث نمبر:33)

صحیح مسلم کی ایک روایت کے مطابق یہ تین امور مزید بیان ہوئے ہیں۔

پنجم: اُعْطِيْتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ کہ مجھے جوامع الکلم دیئے گئے ہیں۔ یعنی ایسے مختصر الفاظ جو کثیر معانی ہوتے ہیں۔

ششم: اُحِلَّتْ لِیَ الْغَنَآئِمُ کہ غنیمتیں میرے لئے جائز کی گئی ہیں۔

ہفتم: خُتِمَ بِیَ النَّبِيُّوْنَ کہ میرے ذریعہ نبیوں پر مہر لگائی گئی ہے۔

(مسلم کتاب المساجد)

ایک روایت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ الفاظ فرمائے کہ

اِنِّیْ عَبْدُ اللہِ فِی اُمِّ الْکِتَابِ لَخَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ وَاِنَّ آدَمَ لَمُنْجَدِلٌ فِیْ طِیْنَتِہٖ

(مسند احمد بن حنبل:17295)

کہ مَیں لَوحِ محفوظ میں اللہ کا بندہ اور خاتم النبیین قرار پایا ہوں جبکہ آدم ابھی تخلیق کے مراحل میں تھے۔

نیز بعض روایات میں مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں دی گئیں، میرا نام احمد رکھا گیا، مٹی کو میرے لیے پاکیزگی کا ذریعہ بنا دیا گیا اور میری امت کو بہترین امت بنایا گیا کی فضیلتوں کا ذکر ملتا ہے۔

(متفق علیہ)

عزیز بھائیو! آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اِن سات فضیلتوں میں سے چوتھی فضیلت "بُعِثْتُ اِلَی النَّاسِ کَافَّۃً" پر روشنی ڈالنی ہے۔ اِس مضمون کو بھی سرکارِ دوعالَم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف پیرایوں اور انداز میں بیان فرمایا ہے۔ جیسے اُرْسِلْتُ اِلَی الْخَلْقِ کَافَّۃً یعنی مجھے تمام مخلوق کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہے۔

(مسلم حدیث 1167)

پھر مسلم ہی کی روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا:

کَانَ کُلُّ نَبِیٍّ یُبْعَثُ اِلٰی قَوْمِہٖ خَاصَّۃً وَبُعِثْتُ اِلٰی کُلِّ اَحْمَرَ وَاَسْوَدَ

یعنی پہلے ہر نبی صرف اپنی قوم کی طرف بھیجا جاتا تھا لیکن مَیں ہر سُرخ و سیاہ کی طرف بھیجا گیا ہوں۔

(مسلم حدیث 1163)

احمر اور اسود سے مراد روئے زمین کے تمام افراد ہیں چاہے گورے ہوں یا کالے، سرد ملکوں کے لوگ سرخ گورے اور گرم ملکوں کے باشندے کالے ہوتے ہیں، یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت سب کے لئے عام ہے۔

سامعین! حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو طالب روسائے قریش کے ہمراہ شام کے سفر پر روانہ ہوئے تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی آپ کے ہمراہ تھے۔ جب راہب کے پاس پہنچے تو انہوں نے اپنے کجاوے کھول دیئے۔ راہب اُن کی طرف آنکلا جبکہ اس سے قبل بھی روسائے قریش جب بھی اس کے پاس سے گزرا کرتے تھے تو وہ ان کے پاس نہیں آتا تھا اور نہ ہی ان کی طرف کوئی توجہ کرتا تھا۔ لیکن اِس دفعہ یہ راہب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب پہنچا اور آپؐ کا دستِ اقدس پکڑ کر کہا: **ھٰذَا سَیِّدُ الْعَالَمِیْنَ، ھٰذَا رَسُوْلُ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ، یَبْعَثُہُ اللہُ رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ** یہ تمام جہانوں کے سردار اور ربُّ العالمین کے رسول ہیں۔ للہ تعالیٰ انہیں تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر مبعوث فرمائے گا۔ روسائے قریش نے اس سے پوچھا آپ کیسے جانتے ہیں؟ اس نے کہا: جب تم لوگ گھاٹی سے نمودار ہوئے تو کوئی پتھر اور درخت ایسا نہیں تھا جو سجدہ میں نہ گر پڑا ہو اور وہ صرف نبی ہی کو سجدہ کرتے ہیں نیز مَیں انہیں مہر نبوت سے بھی پہچانتا ہوں جو اُن کے کاندھے کی ہڈی کے نیچے سیب کی مثل ہے۔ پھر وہ واپس چلا گیا اور اس نے ان لوگوں کے لئے کھانا تیار کیا۔ جب وہ کھانا لے آیا تو آپؐ اونٹوں کی چراگاہ میں تھے۔ راہب نے کہا انہیں بلا لو۔ آپؐ تشریف لائے تو آپؐ کے سر پر بادل سایہ فگن تھا اور جب آپؐ لوگوں کے قریب پہنچے تو دیکھا کہ تمام لوگ (پہلے سے ہی) درخت کے سایہ میں پہنچ چکے ہیں لیکن جیسے ہی آپؐ تشریف فرما ہوئے تو سایہ آپؐ کی طرف جھک گیا۔ راہب نے کہا: درخت کے سائے کو دیکھو وہ آپؐ پر جھک گیا ہے۔ پھر راہب نے کہا: مَیں تمہیں خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ ان کا سرپرست کون ہے؟ انہوں نے کہا ابو طالب! چنانچہ وہ حضرت ابو طالب کو مسلسل واسطہ دیتا رہا یہاں تک کہ حضرت ابو طالب نے آپؐ کو واپس (مکہ مکرمہ) بھجوا دیا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے آپ کے ہمراہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بھیجا اور راہب نے آپؐ کے ساتھ زادِ راہ کے طور پر کیک اور زیتون پیش کیا۔

(ترمذی و ابن ابی شیبہ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:
مَیں اللہ کی بھیجی ہوئی رحمت ہوں، تاکہ اللہ کا حکم ماننے والی قوم کو سربلند کردوں اور دوسری قوم جو اللہ کا حکم ماننے والی نہیں ہے ان کو پست کردوں۔
(ابن کثیر جلد3، صفحہ 251)

حضرت ابو امامۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: اللہ تعالیٰ نے مجھے عالمین کے لیے رحمت بناکر اور متقیوں کے لیے ہدایت بناکر بھیجا ہے اِنَّ اللّٰہَ بَعَثَنِیْ رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ وَّھُدًی لِلْمُتَّقِیْنَ

(الدرالمنثور جلد4 صفحہ 614)

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: میں بھی ایک بشر ہوں، حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد سے ہوں، مجھے بھی ایسے غصہ آتا ہے جیسے تم کو آتا ہے، البتہ چونکہ میں رحمۃٌ للعالمین ہوں، تو میری دعا ہے کہ خدا میرے الفاظ کو بھی ان لوگوں کے لیے موجبِ رحمت بنادے۔
(ابن کثیر جلد 3 صفحہ 202)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس آیت کی تفسیر میں مروی ہے کہ مؤمنوں کے لیے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا و آخرت میں رحمت تھے اور غیر مؤمنوں کے لیے بھی آپ دنیا میں رحمت تھے کہ وہ زمین میں دھنسائے جانے سے اور آسمان سے پتھر برسائے جانے سے بچ گئے، جیسے اگلی امتوں کے منکروں پر یہ عذاب آئے۔
(ابن کثیر)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا: (یارسول اللہ!) مشرکین کے خلاف بددعا کیجئے، تو آپؐ نے فرمایا: مَیں لعنت کرنے والا بناکر نہیں بھیجا گیا، مَیں تو صرف سراپا رحمت بناکر بھیجا گیا ہوں۔

(مسلم، کتاب البر والصلۃ والآداب)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

مَامِنْ شَیْئٍ اِلَّا یَعْلَمُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَّا کَفَرَۃَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ

(جامع صغیر صفحہ 492، حدیث 8049)

یعنی بے ایمان جنات اور انسانوں کے علاوہ کوئی چیز ایسی نہیں جو مجھے اللہ کا رسول نہ جانتی ہو۔
حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ، حضورؐ کی اِس خصوصیت اور شرف کے حوالے سے فرماتے ہیں۔
"(ایک) خصوصیت آپؐ کی یہ ہے کہ جہاں گزشتہ نبی صرف خاص خاص قوموں کی طرف اور خاص خاص زمانوں کے لئے آئے تھے وہاں آپؐ ساری قوموں اور سارے زمانوں کے واسطے مبعوث کئے گئے تھے۔ یہ ایک بڑی خصوصیت اور بہت بڑا امتیاز ہے جس کے نتیجہ میں آپؐ کا خداداد مشن ہر قوم اور ہر ملک اور ہر زمانہ کے لئے وسیع ہو گیا اور آپؐ خدا کے کامل اور مکمل مظہر قرار دیئے گئے ہیں۔ یعنی جس طرح ساری دنیا کا خدا ایک ہے اُسی طرح آپؐ کی بعثت سے ساری دنیا کا نبی ایک ہو گیا"
(چالیس جواہر پارے صفحہ 25)

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ بیان فرماتے ہیں کہ:
"غور کرو کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہم نے بہت کچھ دے دیا۔ کس قدر خَیرِ کثیر آپؐ کو دی گئی۔ آپؐ کا دامنِ نبوّت دیکھو تو وہ قیامت تک وسیع ہے کہ اب کوئی نبی نیا ہو یا پُرانا، آ ہی نہیں سکتا۔ کسی دوسرے نبی کو اِس قدر وسیع وقت نہیں ملا۔ یہ کثرت تو بلحاظ زمان کے ہوئی اور بلحاظ مکان یہ کثرت کہ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا (اعراف:159) میں فرمایا کہ مَیں سارے جہان کا رسول ہوں۔ یہ کوثر بلحاظ مکان کے عطا ہوئی۔ کوئی آدمی نہیں جو یہ کہہ دے کہ مجھے احکامِ الٰہی میں اتباعِ رسالت پناہی کی ضرورت نہیں۔ کوئی صوفی، کوئی بالغ مرد، بالغہ عورت کوئی ہو، اِس سے مستثنیٰ نہیں ہو سکتے۔ اب کوئی وہ خضر نہیں جو لَنْ تَسْتَطِیْعَ مَعِیَ صَبْرًا (الکھف:76) بول اُٹھے۔ یہ وہ موسیٰؑ ہے جس سے کوئی الگ نہیں ہو سکتا۔ جب تک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی اتباع نہ کرے"
(حقائق الفرقان جلد 4 صفحہ 501-502)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ سورۃ الاعراف کے تعارف میں فرماتے ہیں:

" اس کے بعد اس سورت میں گزشتہ کئی انبیاء کا ذکر ہے کہ وہ بھی اپنی قوموں کی راہنمائی کے لئے ہی بھیجے گئے تھے اور انہوں نے اپنی اپنی قوم کے لئے انتہائی قربانیاں دے کر ان کے ہدایت کے سامان کئے تھے لیکن ان تمام انبیاء سے بڑھ کر ہدایت کا سامان کرنے والے نبی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ اس کے بعد وضاحت سے اس بات کا ذکر فرما دیا گیا کہ گزشتہ انبیاء بھی بڑے بڑے روحانی مراتب پر فائز تھے مگر ان کا فیض محدود تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کوئی عالمی فیض پہنچانے والا نہیں آیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سب نبیوں کے سردار کے طور پر اس لئے چنا گیا کہ آپؐ سب دنیا کے لئے رحمت تھے یعنی مشرق و مغرب کے لئے بھی رحمت تھے اور عرب و عجم کے لئے بھی رحمت تھے۔ انسانوں کے لئے بھی رحمت تھے اور جانوروں کے لئے بھی رحمت تھے اور یہ وہ امر ہے جس کا کثرت سے احادیث میں ذکر ملتا ہے۔"

(قرآن کریم مع اردو ترجمہ سورۃ الاعراف صفحہ 240)

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ:

"اللہ تعالیٰ جو انبیاء کو بھیجتا ہے اور آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس نے دنیا کی ہدایت کے واسطے بھیجا اور قرآن مجید کو نازل فرمایا تو اس کی غرض کیا تھی؟ ہر شخص جو کام کرتا ہے اس کی کوئی نہ کوئی غرض ہوتی ہے۔ ایسا خیال کرنا کہ قرآن شریف نازل کرنے یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بھیجنے سے اللہ تعالیٰ کی کوئی غرض اور مقصد نہیں ہے کمال درجہ کی گستاخی اور بے ادبی ہے کیونکہ اس میں (معاذ اللہ)، اللہ تعالیٰ کی طرف ایک فعل عبث کو منسوب کیا جائے گا۔ حالانکہ اس کی ذات پاک ہے (سبحانہ و تعالیٰ شانہٗ)۔ پس یاد رکھو کہ کتاب مجید کے بھیجنے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے اللہ تعالیٰ نے یہ چاہا ہے کہ تا دنیا پر عظیم الشان رحمت کا نمونہ دکھاوے جیسے فرمایا۔ وَمَآ اَرۡسَلۡنٰکَ اِلَّا رَحۡمَةً لِّلۡعٰلَمِیۡنَ (الانبیاء: 108) اور ایسا ہی قرآن مجید کے بھیجنے کی غرض بتائی کہ ھُدًی لِّلۡمُتَّقِیۡنَ (البقرہ: 3)۔ یہ ایسی عظیم الشان اغراض ہیں کہ ان کی نظیر نہیں پائی جاسکتی۔"

(ملفوظات جلد اول صفحہ 340)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"ایک عقل مند کو اقرار کرنا پڑتا ہے کہ اسلام سے کچھ دن پہلے تمام مذاہب بگڑ چکے تھے اور روحانیت کھو چکے تھے۔ پس ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اظہار سچائی کے لئے ایک مجدّدِ اعظم تھے جو گم گشتہ سچائی کو دوبارہ دنیا میں لائے۔ اس فخر میں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کوئی بھی نبی شریک نہیں کہ آپ نے تمام دنیا کو ایک تاریکی میں پایا اور پھر آپ کے ظہور سے وہ تاریکی نور سے بدل گئی۔ جس قوم میں آپ ظاہر ہوئے آپ فوت نہ ہوئے جب تک کہ اس تمام قوم نے شرک کا چولہ اتار کر توحید کا جامہ نہ پہن لیا اور نہ صرف اس قدر بلکہ وہ لوگ اعلیٰ مراتبِ ایمان کو پہنچ گئے اور وہ کام صدق اور وفا اور یقین کے ان سے ظاہر ہوئے کہ جس کی نظیر دنیا کے کسی حصہ میں پائی نہیں جاتی۔ یہ کامیابی اور اس قدر کامیابی کسی نبی کو بجز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نصیب نہیں ہوئی۔ یہی ایک بڑی دلیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر ہے کہ آپ ایک ایسے زمانے میں مبعوث اور تشریف فرما ہوئے جبکہ زمانہ نہایت درجہ کی ظلمت میں پڑا ہوا تھا اور طبعاً ایک عظیم الشان مصلح کا خواستگار تھا اور پھر آپ نے ایسے وقت میں دنیا سے انتقال فرمایا جبکہ لاکھوں انسان شرک اور بت پرستی کو چھوڑ کر توحید اور راہ راست اختیار کر چکے تھے اور درحقیقت یہ کامل اصلاح آپ ہی سے مخصوص تھی کہ آپ نے ایک قوم وحشی سیرت اور بہائم خصلت کو انسانی عادات سکھلائے یا دوسرے لفظوں میں یوں کہیں کہ بہائم کو انسان بنایا اور پھر انسانوں سے تعلیم یافتہ انسان بنایا۔ اور پھر تعلیم یافتہ انسانوں سے باخدا انسان بنایا۔ اور روحانیت کی کیفیت ان میں پھونک دی اور سچے خدا کے ساتھ ان کا تعلق پیدا کر دیا۔"

(لیکچر سیالکوٹ، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 206-207)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"12ربیع الاول کا دن وہ دن ہے جب دنیا میں وہ نور آیا جس کو اللہ تعالیٰ نے سراجِ منیر کہا۔ جس نے تمام دنیا کو روحانی روشنی عطا کرنی تھی اور کی۔ جس نے خدا تعالیٰ کی حکومت دنیا میں قائم کرنی تھی اور کی۔ جس نے برسوں کے مُردوں کو روحانی زندگی دینی تھی اور دی۔ جس نے دنیا کو امن اور سلامتی عطا کرنی تھی اور عطا کی۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وَمَآ اَرۡسَلۡنٰکَ اِلَّا رَحۡمَةً لِّلۡعٰلَمِیۡنَ (الانبیاء: 108) اور ہم نے تجھے دنیا کے لئے صرف رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ جو صرف انسانوں کے لئے نہیں بلکہ چرند پرند سب کے لئے رحمت ہے۔ جو صرف مسلمانوں کے لئے نہیں بلکہ غیر مسلموں کے لئے بھی رحمت تھا اور ہے۔ اور جس کی تعلیم تا قیامت ہر ایک کے لئے رحمت

ہے۔ جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے آپ کے ماننے والوں کو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے رسول میں تمہارے لئے اُسوۂ حسنہ ہے۔ جیسا کہ فرماتا ہے کہ لَقَدۡ کَانَ لَکُمۡ فِیۡ رَسُوۡلِ اللّٰہِ اُسۡوَۃٌ حَسَنَۃٌ لِّمَنۡ کَانَ یَرۡجُوا اللّٰہَ وَالۡیَوۡمَ الۡاٰخِرَ وَذَکَرَ اللّٰہَ کَثِیۡرًا (الاحزاب:22) کہ یقیناً تمہارے لئے اللہ کے رسول میں نیک نمونہ ہے ہر اُس شخص کے لئے جو اللہ اور یوم آخرت کی امید رکھتا ہے اور کثرت سے اللہ کو یاد کرتا ہے۔ پس اس اُسوۂ حسنہ پر چلنے کے بغیر مسلمان مسلمان نہیں کہلا سکتا۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ یکم دسمبر 2017ء)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

✡✡✡✡